كتٰبٌ انزلناه اليك لتخرج الناس من الظلمات الى النور

تفسیر ابن کثیرؒ

رأس المفسرین

حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیرؒ

مترجمہ

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھی

مکتبہ قدوسیہ

Presented by www.ziaraat.com

آیت اتری - آپ کو بلوایا گیا اور یہ آیت سنائی گئی - جب فھل انتم منتھون تک سنا تو فرمانے لگے انتھینا انتھینا ہم رک گئے - ہم رک گئے - بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے منبر نبویؐ پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت جب نازل ہوئی' اس وقت شراب پانچ چیزوں کی بنائی جاتی تھی - انگور' شہد' کھجور' گیہوں اور جو - ہر وہ چیز جو عقل پر غالب آ جائے' خمر ہے -[2] یعنی شراب کے حکم میں ہے اور حرام ہے -

صحیح بخاری میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ شراب کی حرمت کی آیت کے نزول کے موقع پر مدینے شریف میں پانچ قسم کی شرابیں تھیں - ان میں انگور کی شراب نہ تھی - ابو داؤد طیالسی میں ہے' ابن عمرؓ فرماتے ہیں' شراب کے بارے میں تین آیتیں اتریں - اول تو یسئلونك عن الخمر والی آیت اتری تو کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی - اس پر بعض صحابہؓ نے فرمایا' یا رسول اللہؐ ہمیں اس سے نفع اٹھانے دیجئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا - آپؐ خاموش ہو گئے - پھر وانتم سکاری والی آیت اتری اور کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی - لیکن صحابہؓ نے فرمایا' یا رسول اللہؐ ہم بوقت نماز نہ پئیں گے - آپ پھر چپ رہے - پھر یہ دونوں آیتیں اتریں اور خود رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا کہ اب شراب حرام ہو گئی - مسلم وغیرہ میں ہے کہ حضورؐ کا ایک دوست تھا قبیلہ ثقیف میں سے یا قبلہ دوس میں سے - فتح مکہ والے دن وہ آپؐ سے ملا اور ایک مشک شراب کی آپ کو تحفہ دینے لگا - آپؐ نے فرمایا' کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کر دیا ہے - اب اس شخص نے اپنے غلام سے کہا کہ جا اسے بیچ ڈال' آپؐ نے فرمایا کیا کہا؟ اس نے جواب دیا کہ بیچنے کو کہہ رہا ہوں آپؐ نے فرمایا - جس اللہ نے اس کا پینا حرام کیا ہے' اسی نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے - اس نے اسی وقت کہا' جاؤ اسے لے جاؤ اور بطحا کے میدان میں بہا آؤ -[4] ابو یعلی موصلی میں ہے کہ حضرت تمیم داریؓ آنحضرت ﷺ کو تحفہ دینے کے لئے ایک مشک شراب کی لائے' آپؐ اسے دیکھ کر ہنس دیئے اور فرمایا' یہ تو تمہارے جانے کے بعد حرام ہو گئی ہے - کہا خیر یا رسول اللہؐ میں اسے واپس لے جاتا ہوں اور بیچ کر قیمت وصول کر لوں گا - یہ سن کر آپؐ نے فرمایا' یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہوئی کہ ان پر جب گائے بکری کی چربی حرام ہوئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کیا - اللہ تعالیٰ نے شراب کو اور اس کی قیمت کو حرام کر دیا ہے -

مسند احمد میں بھی یہ روایت ہے - اس میں ہے کہ ہر سال حضرت داریؓ ایک مشک ہدیہ کرتے تھے - اس کے آخر میں حضورؐ کا دو مرتبہ یہ فرمانا ہے کہ شراب بھی حرام اور اس کی قیمت بھی حرام - ایک حدیث مسند احمد میں اور ہے' اس میں ہے کہ حضرت کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شراب کے تاجر تھے - جس سال شراب حرام ہوئی' اس سال یہ شام کے ملک سے بہت سی شراب تجارت کے لئے لائے تھے - حضورؐ سے ذکر کیا - آپؐ نے فرمایا' اب تو حرام ہو گئی' پوچھا پھر میں اسے بیچ ڈالوں؟ آپؐ نے فرمایا' یہ بھی حرام ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے - چنانچہ حضرت کیسانؓ نے وہ ساری شراب بہادی - مسند احمد میں ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں - میں حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ' حضرت ابی بن کعبؓ' حضرت سہل بن بیضاءؓ اور صحابہ کرام کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا - دور چل رہا تھا - سب لذت اندوز ہو رہے تھے - قریب تھا کہ نشے کا پارہ بڑھ جائے - اتنے میں کسی صحابی نے آ کر خبر دی کہ کیا تمہیں علم نہیں شراب تو حرام ہو گئی؟ انہوں نے کہا - بس کرو انس - جو باقی بچی ہے' اسے لنڈھا دو - اللہ کی قسم اس کے بعد ایک قطرہ بھی ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا - یہ شراب کھجور کی تھی اور عموماً اسی کی شراب بنا کرتی تھی -

یہ روایت بخاری و مسلم میں بھی ہے - اور روایت میں ہے کہ شراب خوری کی یہ مجلس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر تھی - ناگاہ منادی کی آواز پڑی - مجھ سے کہا گیا' باہر جاؤ دیکھو کیا منادی ہو رہی ہے؟ میں نے جا کر سنا - منادی ندا دے رہا ہے کہ شراب تم پر حرام

Presented by www.ziaraat.com

کی گئی ہے- میں نے آ کر خبر دی تو حضرت ابوطلحہؓ نے فرمایا' اٹھو جتنی شراب ہے' سب بہا دو- میں نے بہا دی اور میں نے دیکھا کہ مدینے کے گلی کوچوں میں شراب بہہ رہی ہے- بعض اصحابؓ نے کہا' ان کا کیا حال ہو گا جن کے پیٹ میں شراب تھی اور وہ قتل کر دیئے گئے؟ اس پر اس کے بعد کی آیت لیس علی الذین الخ نازل ہوئی یعنی ان پر کوئی حرج نہیں- ابن جریر کی روایت میں اس مجلس والوں کے ناموں میں حضرت ابودجانہؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کا نام بھی ہے اور یہ بھی ہے کہ ندا سنتے ہی ہم نے شراب بہا دی- مٹکے اور پیپے توڑ ڈالے- کسی نے وضو کر لیا' کسی نے غسل کر لیا اور حضرت ام سلیمؓ کے ہاں سے خوشبو منگوا کر لگائی اور مسجد پہنچے تو دیکھا حضور ﷺ یہ آیت پڑھ رہے تھے- ایک شخص نے سوال کیا کہ حضورؐ اس سے پہلے جو لوگ فوت ہو گئے ہیں' ان کا کیا حکم ہے؟ پس اس کے بعد آیت اتری- کسی نے حضرت قتادہؓ سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا' ہاں ہم جھوٹ نہیں بولتے بلکہ ہم تو جانتے بھی نہیں کہ جھوٹ کسے کہتے ہیں؟ مسند احمد میں ہے' حضورؐ فرماتے ہیں' اللہ تبارک و تعالیٰ نے شراب اور پانسے اور بربط کا باجا حرام کر دیا ہے- شراب سے بچو' غبیرا نام کی شراب عام ہے-

مسند احمد میں ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص مجھ سے وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہ کہی ہو وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے- میں نے آپؐ سے سنا ہے کہ شراب' جوا' پانسے اور غبیرا سب حرام ہیں اور ہر نشے والی چیز حرام ہے- مسند احمد میں ہے شراب کے بارے میں دس لعنتیں ہیں- خود شراب پر' اس کے پینے والے پر' اس کے پلانے والے پر' اس کے بیچنے والے پر' اس کے خریدنے والے پر' اس کے نچوڑنے والے پر' اس کے بنانے والے پر' اس کے اٹھانے والے پر اور اس پر بھی جس کے پاس یہ اٹھا کر لے جایا جائے اور اس کی قیمت کھانے والے پر (ابوداؤد' ابن ماجہ) مسند میں ہے' ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باڑے کی طرف نکلے- میں آپ کے ساتھ تھا- آپؐ کے دائیں جانب چل رہا تھا جو حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے میں' ہٹ گیا اور آپؐ کے داہنے حضرت صدیقؓ چلنے لگے- تھوڑی دیر میں حضرت عمرؓ آ گئے- میں ہٹ گیا- آپؓ حضورؐ کے بائیں طرف ہو گئے- جب آپ باڑے میں پہنچے تو دیکھا کہ وہاں پر مشکیں شراب کی رکھی ہوئی ہیں- آپؐ نے مجھے بلایا- اور فرمایا چھری لاؤ' میں لایا تو آپؐ نے حکم دیا کہ یہ مشکیں کاٹ دی جائیں' پھر فرمایا' شراب پر' اس کے پینے والے پر' پلانے والے پر' بیچنے والے پر' خریدار پر' اٹھانے والے پر' اٹھوانے والے پر' بنانے والے پر' بنوانے والے پر' قیمت لینے والے پر سب پر لعنت ہے-

مسند احمد کی اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے یہ مشکیں کٹوا دیں- پھر مجھے اور میرے ساتھیوں کو چھری دے کر فرمایا' جاؤ جتنی مشکیں شراب کی جہاں پاؤ سب کاٹ کر بہا دو- پس ہم گئے اور سارے بازار میں ایک مشک بھی نہ چھوڑی- بیہقی کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص شراب بیچتا تھا اور بہت خیرات کیا کرتا تھا- حضرت ابن عباسؓ سے شراب فروشی کا مسئلہ پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا' یہ حرام ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے- اے امت محمدؐ اگر تمہاری کتاب کے بعد کوئی کتاب اترنے والی ہوتی اور اگر تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی اور آنے والا ہوتا' جس طرح اگلوں کی رسوائیاں اور ان کی برائیاں تمہاری کتاب میں اتریں' تمہاری خرابیاں ان پر نازل ہوتیں لیکن تمہارے افعال کا اظہار قیامت کے دن پر موخر رکھا گیا ہے اور یہ بہت بھاری اور بڑا ہے- پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا' سنو میں حضورؐ کے ساتھ مسجد میں تھا- آپ گوٹھ لگائے ہوئے بیٹھے تھے- فرمانے لگے' جس کے پاس جتنی شراب ہو وہ ہمارے پاس لائے- لوگوں نے لانی شروع کی- جس کے پاس جتنی تھی' حاضر کی- آپؐ نے فرمایا' جاؤ' اسے بقیع کے میدان میں فلاں فلاں جگہ رکھو- جب سب جمع ہو جائے' مجھے خبر کرو- جب جمع ہو گئی اور آپؐ سے کہا گیا تو آپؐ اٹھے- میں آپ کے داہنے جانب تھا- آپ مجھ پر ٹیک لگائے چل رہے تھے-

Presented by www.ziaraat.com

حضرت ابوبکر صدیقؓ جب آئے تو آپؐ نے مجھے ہٹا دیا۔ اپنے بائیں کر دیا اور میری جگہ حضرت ابوبکرؓ نے لے لی۔ پھر حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے مجھے اور پیچھے ہٹا دیا اور جناب فاروقؓ کو اپنے بائیں لے لیا اور وہاں پہنچے۔ لوگوں سے فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ سب نے کہا ہاں جانتے ہیں۔ یہ شراب ہے' فرمایا سنو اس پر' اس کے بنانے والے پر' بنوانے والے پر' پینے والے پر' پلانے والے پر' اٹھانے والے پر' اٹھوانے والے پر' بیچنے والے پر' خریدنے والے پر' قیمت لینے والے پر' اللہ کی پھٹکار ہے۔ پھر چھری منگوائی اور فرمایا اسے تیز کو لو۔ پھر اپنے ہاتھ سے مشکیں پھاڑنی اور مٹکے توڑنے شروع کیے' لوگوں نے کہا بھی کہ حضورؐ مشکوں اور مٹکوں کو رہنے دیجئے۔ اور کام آئیں گی۔ فرمایا ٹھیک ہے لیکن میں تو اب ان سب کو توڑ کر ہی رہوں گا۔ یہ غضب و غصہ اللہ کے لئے ہے کیونکہ ان تمام چیزوں سے رب ناراض ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا' حضورؐ آپ خود کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ فرمایا نہیں۔ میں اپنے ہاتھ سے انہیں نیست و نابود کروں گا۔ بیہقی کی حدیث میں ہے کہ شراب کے بارے میں چار آیتیں اتری ہیں۔ پھر حدیث بیان فرما کر کہا کہ ایک انصاری نے دعوت کی۔ ہم دعوت میں جمع ہوئے۔ خوب شرابیں پیں۔ نشے میں جھومتے ہوئے اپنے نام و نسب پر فخر کرنے لگے' ہم افضل ہیں۔ قریش نے کہا ہم افضل ہیں۔ ایک انصاری نے اونٹ کا جبڑا لے کر حضرت سعدؓ کو مارا اور ہاتھا پائی ہونے لگی۔ پھر شراب کی حرمت کی آیت اتری۔ یہ شراب پی کر بدمست ہو گئے اور آپس میں لاف زنی ہونے لگی۔ جب نشے اترے تو دیکھتے ہیں' اس کی ناک پر زخم ہے۔ اس کے چہرے پر زخم ہے۔ اس کی داڑھی نچی ہوئی ہے اور اسے چوٹ لگی ہوئی ہے' کہنے لگے مجھے فلاں نے مارا۔ میری بے حرمتی فلاں نے کی۔ اگر اس کا دل میری طرف سے صاف ہوتا تو میرے ساتھ یہ حرکت نہ کرتا' دلوں میں نفرت اور دشمنی بڑھنے لگی۔ پس یہ آیت اتری۔ اس پر بعض لوگوں نے کہا جب یہ گندگی ہے تو فلاں فلاں صحابہؓ تو اسے پیتے ہوئے ہی رحلت کر گئے ہیں۔ ان کا کیا حال ہوگا؟ ان میں سے بعض احد کے میدان میں شہید ہوئے ہیں۔ اس کے جواب میں اگلی آیت اتری۔ ابن جریر میں ہے' حضرت ابو بریدہؓ کے والد کہتے ہیں کہ ہم چار شخص ریت کے ایک ٹیلے پر بیٹھے شراب پی رہے تھے۔ دور چل رہا تھا۔ جام گردش میں تھا۔ ناگہاں میں کھڑا ہوا اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سلام کیا۔ وہیں حرمت شراب کی یہ آیت نازل ہوئی۔ میں پچھلے پیروں اپنی اسی مجلس میں آیا اور اپنے ساتھیوں کو یہ آیت پڑھ کر سنائی' بعض وہ بھی تھے جن کے منہ سے جام لگا ہوا تھا لیکن واللہ انہوں نے اسی وقت اسے الگ کر دیا اور جتنا پیا تھا' اسے قے کر کے نکال دیا اور کہنے لگے' یا اللہ ہم رک گئے' ہم باز آ گئے۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ جنگ احد کی صبح بعض لوگوں نے شرابیں پی تھیں اور میدان میں اسی روز اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے گئے' اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔ بزار میں یہ زیادتی بھی ہے کہ اسی پر بعض یہودیوں نے اعتراض کیا اور جواب میں آیت لیس علی الذین امنوا الخ' نازل ہوئی۔ ابویعلی موصلی میں ہے کہ ایک شخص خیبر سے شراب لا کر مدینے میں فروخت کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ لا رہا تھا۔ ایک صحابی راستے میں ہی اسے مل گئے اور فرمایا شراب تو اب حرام ہو گئی۔ وہ واپس مڑ گیا اور ایک ٹیلے تلے اسے کپڑے سے ڈھانپ کر آ گیا اور حضورؐ سے کہنے لگا' کیا یہ سچ ہے کہ شراب حرام ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں سچ ہے' کہا پھر مجھے اجازت دیجئے کہ جس سے لی ہے اسے واپس کر دوں۔ فرمایا' اس کا لوٹانا بھی جائز نہیں۔ کہا پھر اجازت دیجئے کہ میں اسے ایسے شخص کو تحفہ دوں جو اس کا معاوضہ مجھے دے۔ آپ نے فرمایا یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کہا حضورؐ اس میں یتیموں کا مال بھی لگا ہوا ہے۔ فرمایا۔ دیکھو جب ہمارے پاس بحرین کا مال آئے گا' اس سے ہم تمہارے یتیموں کی مدد کریں گے۔ پھر مدینہ میں منادی ہو گئی۔ ایک شخص نے کہا حضورؐ شراب کے برتنوں سے نفع حاصل کرنے کی اجازت

Presented by www.ziaraat.com

جس میں ہے کہ زانی زنا کے وقت' چور چوری کے وقت' شرابی شراب خوری کے وقت مومن نہیں رہتا-

مسند احمد میں ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں' جب شراب حرام ہوئی تو صحابہؓ نے سوال کیا کہ اس کی حرمت سے پہلے جو لوگ انتقال کر چکے ہیں' ان کا کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت لیس علی الذین الخ' نازل ہوئی یعنی ان پر اس میں کوئی حرج نہیں اور جب بیت المقدس کا قبلہ بدلا اور بیت اللہ شریف قبلہ ہوا' اس وقت بھی صحابہؓ نے پہلے قبلہ کی طرف نمازیں پڑھتے ہوئے انتقال کر جانے والوں کی نسبت دریافت کیا تو آیت مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيمَانَكُم الخ نازل ہوئی یعنی ان کی نمازیں ضائع نہ ہوں گی- مسند احمد میں ہے' جو شخص شراب پئے' چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس پر رہتی ہے- اگر وہ اسی حالت مر گیا تو کافر مرے گا- ہاں اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور اگر اس نے پھر بھی شراب پی تو اللہ تعالیٰ دوزخیوں کا فضلہ پلائے گا- اور روایت میں ہے کہ جب یہ حکم اترا کہ ایمانداروں پر حرمت سے پہلے پی ہوئی کا کوئی گناہ نہیں تو حضورؐ نے فرمایا' مجھ سے کہا گیا ہے کہ تو انہی میں سے ہے- مسند احمد میں ہے پانسوں کے کھیل سے بچو- یہ عجمیوں کا جوا ہے-

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗ
اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ
فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾

مسلمانو! یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں کچھ ایک شکار کے حکم سے ضرور آزمائے گا جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ جائیں گے- یہ اس لئے کہ جو اس سے غائبانہ بھی ڈرتے رہتے ہیں' ان کی تمیز ہو جائے- سنو اس کے بعد جو بھی حد سے نکل جائے' اس کے لئے دکھ کی مار ہے ○

احرام میں شکار کے مسائل کی تفصیلات: ☆☆ (آیت: ۹۴) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں' چھوٹے چھوٹے شکار اور کمزور شکار اور ان کے بچے جنہیں انسان اپنے ہاتھ سے پکڑ لے اور اپنے نیزے کی نوک پر رکھ لے' اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرے گا- یعنی انہیں منع فرمایا ہے کہ تم باوجود اس کے بھی ان کا شکار حالت احرام میں نہ کرو خواہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے خواہ آسانی سے شکار ہو سکتا ہو خواہ سختی سے- چنانچہ عمرۂ حدیبیہ کے موقعہ پر یہی ہوا کہ قسم قسم کے شکار اس قدر بکثرت آ پڑے کہ صحابہؓ کے خیموں میں گھسنے لگے- ادھر اللہ کی طرف سے ممانعت ہو گئی تا کہ پوری آزمائش ہو جائے- ادھر شکار گویا ہنڈیا میں ہے- ادھر ممانعت ہے- ہتھیار تو کہاں یونہی اگر چاہیں تو ہاتھ سے پکڑ سکتے ہیں اور پوشیدہ طور سے شکار قبضہ میں کر سکتے ہیں- یہ صرف اس لئے تھا کہ فرمانبردار اور نافرمان کا امتحان ہو جائے پوشیدگی میں بھی اللہ کا ڈر رکھنے والے غیروں سے ممتاز ہو جائیں- چنانچہ فرمان ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے غائبانہ ڈرتے رہتے ہیں' ان کے لئے بڑی بھاری مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے- اب جو شخص اس حکم کے آنے کے بعد بھی حالت احرام میں شکار کھیلے گا' شریعت کی مخالفت کرے گا-

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ
قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ
يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ

Presented by www.ziaraat.com